چونکہ اس زمانہ میں آج کل کے مذاق کے مطابق تذکرہ نویسی کا رواج نہیں تھا۔ اس لئے آپ کے حالات وسوانح میں کوئی مستقل کتاب نہیں لکھی گئی تھی۔ جناب نسیم احمد صاحب علوی نے یہ کتاب لکھ کر اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔ شروع میں جھنجھانہ کی تاریخی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے اور اس سلسلہ میں سید سالار مسعود اور آپ کے ساتھیوں کا اور چند اور بزرگوں کا مختصر حال بیان کیا گیا ہے۔ اس کے بعد حضرت میانجیو کے حالات وسوانح ہیں جو اگرچہ مختصر اور ایک حد تک قیاسی ہیں تاہم جتنے کچھ بھی ہیں ان کے مطالعہ سے دل میں نورِ ایمان پیدا ہوتا ہے اور اس دور کے حضرات صوفیا کی زندگی کا ایک خاکہ نظر کے سامنے آجاتا ہے۔ زبان شگفتہ اور اندازِ بیان موثر و دل نشین ہے۔ اہلِ ذوق کو اس کے مطالعہ سے شادکام ہونا چاہئے۔

مسلمان اقوام کے زوال کے اسباب

مترجمہ پروفیسر محمد سرور تقطیع خورد ضخامت ۱۴۴ صفحات کتابت وطباعت بہتر قیمت عہ/

پتہ: سندھ ساگر اکاڈمی لاہور۔

ہنگری کے مشہور مستشرق پروفیسر الحاج ڈاکٹر عبدالکریم جرمانوس نے ایک کتاب میں مسلمان اقوام کے اسباب زوال پر بحث کی تھی۔ یہ کتاب اسی کا شگفتہ اور سلیس وروان ترجمہ ہے۔ کتاب کا موضوعِ بحث بہت عام اور بیش پا افتادہ ہے۔ جس پر مغرب اور مشرق کے متعدد اربابِ قلم دادِ فکر ونظر دیتے چلے ہیں۔ اس سلسلہ کی سب سے زیادہ بہتر اور جامع کتاب امیر شکیب ارسلان کی ہے۔ تاہم ڈاکٹر جرمانوس نے بھی مسلمانوں کے عروج وزوال کے اسباب کا تجزیہ بڑی دیدہ دری سے کیا ہے اور موجودہ زوال کا جو علاج بتایا ہے وہ بڑی حد تک قابلِ غور ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے مفکرین عام طور پر مغربی کلچر و مغربی تہذیب کا ذکر کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اس کے قبول کرلینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ ڈاکٹر جرمانوس نے بھی یہ مشورہ دیا ہے۔ اگرچہ ساتھ ہی وہ خذ ما صفا ودع ما کدر کی بھی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن ان مفکرین سے ہمیشہ ایک بات اوجھل ہوجاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا مغربی کلچر خود کوئی مقصود بالذات چیز ہے یا وہ درحقیقت مظہر ہے کسی ذہنی رجحان اور دماغی جستجو و میلان کا،

ظاہر ہے کہ آپ اس کو مقصود بالذات نہیں کہہ سکتے کیوں کہ اس کلچر کی ترکیب و ساخت میں متعدد عناصر ایسے ہیں جو ایک دن اس کی تباہی اور بربادی کا سبب ثابت ہوں گے۔ البتہ ہاں وہ ذوقِ اکتشاف و تحقیق، نوامیسِ فطرت پر غلبہ پانے کا وہ جذبہ۔ اسرارِ کائنات کو بے نقاب کرنے کی وہ امنگ اور پھر پورے کائناتِ عالم میں انسان کے شرف و مجد کا وہ احساس و یقین جس نے موجودہ مغربی کلچر کو جنم دیا ہے وہ بے شبہ نہایت لائق قدر اور قابلِ تحسین ہے۔ لیکن یہ سب چیزیں وہ ہیں جو خود اسلام اپنے پیروؤں میں پیدا کرتا ہے۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ جب یورپ اپنے تاریک دورِ جہالت سے گزر رہا تھا مسلمان اس وقت علوم و فنون کی روشنی سے دنیا کو منور کر رہے تھے۔ لیکن جب یورپ نے مسلمانوں کے علوم و فنون حاصل کر کے خود اپنے گھروں کو روشن کر لیا تو مسلمان سیاسی زوال و انحطاط کا شکار ہو گئے۔

اور اس کا اثر یہ ہوا کہ ان کی تخلیقی اور اجتہادی قوتیں افسردہ ہو گئیں اور عام زوال پذیر قوموں کی طرح انھوں نے اپنی سیاسی زبوں حالی کے احساس سے بچنے کا سامان اوہام و خرافات اور متصوفانہ جمود و بے عملی کے دامن میں تلاش کر لیا۔ اس بنا پر آج مسلمانوں کے زوال کا علاج کسی خاص کلچر یا تہذیب کے قبول کرنے میں نہیں ہے بلکہ صرف اس میں ہے کہ مسلمان اسلام کو مکمل اور جامع نظامِ زندگی کی حیثیت سے قبول کریں۔ انسان کو خلافتِ الٰہی کا جو مقام جلیل عطا فرمایا گیا ہے اُس کا یقین پیدا کریں اور پھر اس خلافتِ الٰہی کے منصب کا جو مقتضا ہے یعنی تسخیرِ نوامیسِ فطرت۔ حُسنِ عمل۔ اعلاءِ کلمۃ اللہ اور وحدتِ انسانیت اُس کے لئے ایسی ہی جدوجہد کریں جیسی کہ وہ اپنے دورِ عروج اور ارتقا میں کرتے تھے اگر مسلمانوں میں فکر و عمل کی یہ خوبی پیدا ہو جائے تو بے شبہ وہ خود ایک ایسا کلچر پیدا کر سکتے ہیں جو ظاہری شکل و صورت کے اعتبار سے مغربی کلچر سے کسی طرح کم نہیں ہوگا لیکن اپنی روح اور اسپرٹ کے اعتبار سے یقیناً زیادہ پائدار۔ مستحکم اور مضبوط ہوگا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جہاں تک اُس اصل مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جدید علوم و فنون کے سیکھنے کا تعلق ہے

وہ اس وقت مسلمانوں کو اسی طرح سیکھنے ہوں گے جس طرح ایک زمانہ میں یہی علوم یورپ نے مسلمانوں سے سیکھے تھے۔

بہر حال پروفیسر موصوف نے جو کچھ لکھا ہے بڑے غور و خوض کے بعد کامل ہمدردی کے ساتھ لکھا ہے اس لئے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہئے۔

(۱) اسباق النحو حصہ اول صفحات ۵۶ } از مولانا حمید الدین فراہیؒ تقطیع متوسط کتابت
(۲) اسباق النحو حصہ دوم صفحات ۴۷ } وطباعت بہتر قیمت ہر ایک حصہ کی ۱۲ ر

پتہ :- دائرۂ حمیدیہ - مدرسۃ الاصلاح - سرائے میر - اعظم گڈھ -

مولانا فراہیؒ عربی زبان اور اُس کے متعلقہ فنون کے نامور محقق اور مبصر تھے اور اُن کا تفسیری ذوق بھی درحقیقت اسی کے ماتحت تھا۔ انھوں نے عربی زبان کے مبتدی طلبار کے لئے نحو پر جدید اور آسان طرز میں ایک کتاب دو حصّوں میں لکھی تھی۔ جن میں سے پہلے حصّہ میں اسم اور جمیع متعلقات سے اور دوسرے میں فعل سے بحث ہے۔ عربی زبان میں النحو الواضح جس طرز پر ہے اُسی پر یہ کتاب ہے اور اس لئے ہندوستان کے عربی خواں بچوں اور بچیوں کے لئے اُس کی فائدہ رسانی میں شبہ نہیں ہوسکتا۔ زیرتبصرہ حصّے اُسی رسالہ کا نیا اڈیشن ہیں جو کافی اہتمام سے شائع کئے گئے ہیں عربی مدارس اور اسکولوں کو ابتدائی جماعتوں کے نصاب میں اس کو شامل کرکے فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔

نعتِ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

ہندوستان کے مشہور و مقبول شاعر بہزاد لکھنوی کے نعتیہ کلام کا دل پذیر مجموعہ ہے جسے مکتبۂ برہان نے تمام ظاہری دل آویزیوں کے ساتھ بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے جن حضرات کو آل انڈیا ریڈیو سے ان نعتوں کے سننے کا موقعہ ملا ہے وہ اس مجموعہ کی پاکیزگی اور لطافت کا اچھی طرح اندازہ کرسکتے ہیں قیمت ۱۲ ر